



امیر مینائی

ولادت: ۱۸۲۹ء وفات: ۱۹۰۰ء

امیر احمد مینائی لکھنؤ کے ایک دینی و علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے طب، لسانیات، تصوف، فلسفہ، فقہ، منطق، تاریخ، موسیقی، ریاضی اور قانون کے علوم حاصل کیے۔ آپ کا شمار بڑے علماء میں کیا جاتا ہے۔ آپ کواردو، فارسی اور عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ آپ نے حمد، نعت، مثنوی، قصیدے اور غزل میں اظہار خیال کیا مگر خاص وجہ شہرت نقیبہ شاعری ہے۔ آپ کی شاعری عوام میں بہت مقبول ہے۔ آپ کی کتب ”انتخاب بیادگار، صنم خانہ عشق، امیر اللغات، مرأۃ الغیب، مینائے بخن، خیابان آفرینش اور حماید خاتم النبیین“، قابل ذکر ہیں۔ آپ اپنی کتاب ”امیر اللغات“ کی اشاعت کے لیے حیدر آباد (دکن) گئے اور وہیں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ اس طرح تاریخ نعت گوئی کی عظیم شخصیت ہم سے جدا ہو گئی۔

نعت

حاصلاتِ تعلّم: یہ قلم پڑھ کر طلبہ: (۱) حمد و نعت اور منقبت میں فرق جان سکیں۔ (۲) قافیے کی تعریف بیان کر سکیں اور نشان دہی کر سکیں۔ (۳) نعت کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔

خلق کے سرور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمْ
مُرْسَلِ دَاوَر، خاص پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمْ
نُورِ جُسمَّ، ثَمَرِ عَظَمَ، سَرورِ عَالَمَ، مُونِسِ آدَمَ
نُوحَ کے هَمِ دَمَ، خَضْرَ کے رَهْ بَرَ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمَ
بَحْرِ سَخَاوَتَ، كَانِ مُرْوَّتَ، آيَةَ رَحْمَتَ، شَافعِ أَمْتَ
مَالِكِ جَنَّتَ، قَاسِمِ كَوْثَرِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمَ
رَهْ بِرِ مُوتَّى، هَادِي عَيْسَىٰ، تَارِكِ دُنْيَا، مَالِكِ عُقَبَىٰ
ہاتھ کا تکیہ، خاک کا بُسْتَرِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمَ
مَهْرَ سے مَمْلُوِّ رِيشَہِ رِيشَہِ، نَعْتَ امِیرَ ابَ اپنا ہے پیشَہِ
وَرَدَ هَمِیشَہِ رَهْتَا ہے اَكْثَرِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلَمَ

(ما خواز: ”محمد خاتم النبیین“، امیر مینائی)



مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) رسول اکرم ﷺ کو آئی رحمت کیوں کہا گیا ہے؟

(ب) اس نعت میں کون سے نبیوں کا نام آیا ہے؟

(ج) قاسم کوثر سے کیا مراد ہے؟

(د) حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

(ه) نعت کے پہلے اور تیسرے شعر کی تشریح کیجیے۔

سوال ۲: اس نعت کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

سوال ۳: نعت کے مطابق کالم "الف" کے الفاظ کالم "ب" سے ملائیے:

"الف"	"ب"
خلق کے	بستر
نوح کے	تکیہ
حضر کے	ہم دم
ہاتھ کا	رہبر
خاک کا	سرور

یہ اشعار غور سے پڑھیے:

خلق کے سرور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ
مرسل داور، خاص پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ
نورِ جسم، نَبِیْرِ عظیْم، سَرَوِرِ عَالَم، مُوسِیْ آدَم
نُوح کے ہم دم، حضر کے رہ بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ
ان اشعار میں محشر، پیغمبر اور رہ بر کے الفاظ قافیے ہیں اور "صلی اللہ علیہ وسلم" "ردیف"
ہے۔ وہ لفظ یا الفاظ جو قافیے کے بعد آتے ہیں، ردیف کہلاتے ہیں۔ یاد رہے کہ بعض

اوقات کوئی شعر قافیے ہی پر مکمل ہو جاتا ہے، کیوں کہ شعر کے لیے قافیہ ضروری ہے،
ردیف لازم نہیں۔

وہ حروف و حرکات جو اشعار کے آخر میں آئیں، قافیہ کہلاتے ہیں۔ قافیہ کے حروف
تبدیل ہوتے ہیں۔

سوال ۴: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شام اور نام کے پانچ قوانین درج کیجیے۔

(ب) امیر بینائی کی نعت میں کون کون سے قافیہ استعمال ہوئے ہیں؟

(ج) ردیف کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

سوال ۵: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) شاعر نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ کو نوح کا کہا ہے:

(۱) دوست (۲) بزرگ

(۳) ہم دم (۴) رہبر

(ب) شاعر نے بھر سخاوت کہا ہے:

(۱) حضرت آدم کو (۲) حضرت موسیٰ

(۳) حضرت عیسیٰ (۴) حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ

(ج) نعت میں توصیف کی جاتی ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی (۲) رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ کی

(۳) انبیاء کرام کی (۴) صحابہ کرام کی

(د) تارک دنیا سے مراد ہے:

(۱) دنیا کو چاہنے والا (۲) دنیا سے بے زار

(۳) دنیا کو چھوڑنے والا (۴) دنیا میں مصروف

- (۵) اس نعت میں مذکور انبیاء کی تعداد ہے
 (۱) چار (۲) پانچ
 (۳) سات (۴) چھے



سرگرمیاں

(۱) طلبہ نعتِ ترجمہ سے پڑھیں۔

(۲) طلبہ کوئی ایک نعت یا مختلف نعمتوں کے پانچ اشعار یاد کریں۔

✿ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف جس نظم میں کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) طلبہ کو نعت لکھنے، پڑھنے اور سننے کے آداب سے آگاہ کیجیے۔
 (۲) یہ نعت طلبہ سے کورس کی صورت میں پڑھوایے۔
 (۳) حمد، نعت اور منقبت میں فرق طلبہ کو سمجھائیے۔



نظیر اکبر آبادی

ولادت: ۱۸۳۵ء وفات: ۱۸۳۰ء

نظیر اکبر آبادی کا نام ولی محمد اور تخلص نظیر تھا۔ ولی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ گورنر آگرہ نواب سلطان کی بیٹی تھیں۔ احمد شاہ عبدالی نے جب ولی پر حملہ کیا تو آپ اپنی والدہ اور دادی کے ہمراہ اکبر آباد چلے آئے، اس نسبت سے اکبر آبادی کہلانے۔ اردو اور فارسی زبان پر انھیں دست رس حاصل تھی۔ اس کے علاوہ عربی، پوربی، ہندی اور پنجابی زبانوں میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

نظیر اردو کے پہلے شاعر ہیں جنہوں نے نظمیہ شاعری کو فروغ دیا۔ آپ کی شاعری کے موضوعات انسان، فطرت، سماج وغیرہ ہیں۔ وہ ایک خالص عوامی شاعر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں تیوہار، فطرت، سماج اور معاش کے منتف پہلوؤں کو موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ”برسات کی بہاریں، آدمی نامہ، ہنس نامہ اور بخارہ نامہ“ وغیرہ ان کی معروف نظمیں ہیں۔ ”کلیاتِ نظیر اکبر آبادی“ اردو ادب کا عظیم سرمایہ ہے۔

